Lesson 5: Al-Maidah (Ayaat 41 - 50): Day 17

سُوْرَۃُ المَائدۃ کی تفسیر

اگلی آیت دیکھتے ہیں؛

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴿45﴾

اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے، پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے، اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔ (45)

كَتَبْنَا : ہم نے یہود پر یہ بات فرض کر دی تھی (یہ آیت یہود کی کتاب تورات میں بھی تھی)۔

النَّفْسَ :یعنی قاتل اوربِالنَّفْسِ: یعنی مقتول۔

تورات کی ہر وہ بات جس کو قرآن کے ذریعے اور نبی پاکؐ کی سُنّت سے منسوخ نہیں کیا گیا۔ اُس کو ہم مانیں گے۔ یعنی جس کی قران اور حدیثؐ سے حجت ملتی ہے۔ باقی تورات اور انجیل کے کسی حکم کو ہم نہیں مانیں گے۔

اسلام نے جو احکامات منسوخ کر دیئے وہ ہم نہیں مانیں گے۔ تورات میں بعض احکامات بہت سخت تھے۔ مثال گوشت کی چربی حلال نہیں تھی۔ کیونکہ یہودیوں نے سوال پوچھ پوچھ کر اور بہانے بنا بنا کر اپنے لئے خود شریعت کو مشکل بنالیا تھا۔

ویسے بھی ہمیں آج تورات اور انجیل پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس اللہ کی بہترین اور مستندترین کتاب قرآن موجود ہے۔ اور ہمیں یہ بات بھی معلوم ہے کہ تورات اور انجیل کو بدل دیا گیا ہے۔

اَب اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ خود بدلہ نہیں لیں گے۔ یہ نہیں کہ کسی نے آنکھ پھوڑ دی تو آپ بھی پھوڑ دیں۔ معاشرے میں فساد نہیں پھیلائیں گے۔

1. ہمیں بدلہ لینے کی اجازت ہے، یہ آپ کا حق ہے۔ لیکن خود بدلہ نہیں لیں گے۔
2. عدالت اور جج یا قاضی سزا دے گا۔
3. سزا صرف اُتنی ملے گی جتنا ظلم کیا ہے۔" وَالْجُرُوحَ "یعنی جتنا زخم لگایا ہے اُتنی ہی سزا دو۔
4. آخر میں فرمایا گیا کہ معاف ہی کر دو تو اچھا ہے۔ یہ ہے ہدایت اور نور۔ یعنی ہدایت دی گئی کہ بدلہ لے سکتے ہو۔ تا کہ ظالم ظلم ہی نہ کرتا رہے اُس کا روکنا لازمی ہے۔ لیکن اگر کسی سے غلطی ہو گئی تو معاف کر دو تو اچھا ہے۔

یعنی کسی کو اپس کے ظُلم پر معاف کرنے کی اجازت ہے۔ تورات میں ہر قسم کے احکامات تھے۔ اللہ کی کتابیں ہدایت اور نور ہیں۔

ہمارے لئے لازم ہے کہ قرآن کا علم حاصل کریں۔ اسی کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ اور اگر کبھی بنی اسرائیلی روایت سُنیں۔ تو جیسا کے اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛"لا تصدق ولا تکذب" تو نہ اُس کی تصدیق کریں اور نہ اُسے جھوٹا کہیں۔

اُن روایات کو حجت بنا کر کوئی مسئلہ نہ بتائیں۔ قران کے کسی حکم کے خلاف نہیں ہونی چاہئیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ﴿46﴾ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴿47﴾

اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے انہیں انجیل عطا فرمائی جس میں نور اور ہدایت تھی اور وہ اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی اور وہ سراسر ہدایت و نصیحت تھی پارسا لوگوں کے لئے۔(46)اور انجیل والوں کو بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انجیل میں نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق حکم کریں اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ [حد سے نکلنے والے] فاسق ہیں۔(47)

وَقَفَّيْنَا : ریڑھ کی ہڈی کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی مہرے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ پیچھے، یعنی لگاتار۔ ہم نے بھیجا۔

اب انجیل کا دَور آ گیا۔

انجیل میں یہ ہے ہدایت اور نور۔ بھی تھا۔ اپنے وقت کے مطابق تھی۔ خاص طور پر اس لئے نازل ہوئی تا کہ یہودی علماء کی خیانتوں کو ظاہر کرے۔ انہوں نے تورات میں جو تبدیلیاں کر لی تھیں۔ اُن کی وضاحت کرے۔ اور لوگوں کے لئے نصیحت تھی۔

حضرت عیسیٰؑ نے جب اُن کو سود سے منع کیا تو یہودی علماء ناراض ہو گئے۔

سودی کاموں سے منع کرنے پر انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل کروانے کی سازش کی۔ آج بھی وہ آیت محفوظ ہے۔

انہوں نے فرمایا تھا 'او ریاکار فقیہو تم نے اللہ کے گھر کے چوروں کو بھٹ بنا لیا ہے"۔ اس بات پر یہودی علماء کو تنقید بُری لگی۔

تورات کا لفظ مؤنث ہے اور انجیل کا مذکر ہے اس لئے آتَيْنَا آیا ہے۔

ان باتوں سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ کتابیں ہدایت کے لئے آئی ہیں۔ کہ ان کو سمجھا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

اب انجیل کا دَور ختم ہوُا اور قرآن کا دَور آیا۔ یہاں قرآن کے ساتھ حق لکھا ہے۔ حالانکہ پہلی کتابیں بھی حق تھیں۔

تا کہ سب لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ کتاب بھی اللہ کی طرف سے آئی ہے۔ اور یہ نبیؐ اللہ کی طرف سے حق اور سچ بیان فرما رہے ہیں۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴿48﴾

اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔ اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجیے، اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کردی ہے۔ اگر منظور مولیٰ ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے، تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو، تم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمہیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔(48)

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ : قرآن حق ہے۔ یہ پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

قران کی اگلی خوبی کیا ہے کہ یہ وَمُهَيْمِنًا ہے۔ حفاظت کرنے والا، گارڈ، چوکیدار۔ یعنی محافظ ہے۔

قران اور انجیل کے اَصل پیغام کو قران میں محفوظ کرلیا۔ اگر آج بھی کوئی تورات اور انجیل کا حق اور اصل پیغام پڑھنا چاہتے ہیں تو قرآن پڑھ لیں۔

تو ہم قرآن سے کیسے فائدہ اُٹھائیں؟

چومیں، تعویذ بنالیں۔ غلاف میں سجا کر رکھ لیں؟ نہیں بلکہ "۔۔ آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجیے، ۔۔"اللہ کے نبیؐ کو حکم دیا گیا کہ آپؐ یہود و نصاریٰ کے فیصلے بھی قرآن کے مطابق کریں۔

اِن (یہود اور نصاریٰ) کی خواہش کی پیروی نہ کریں۔ آپؐ (اور ہم سب کے پاس) حق آ گیا ہے۔

"۔۔۔ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔ ۔۔"

مِنۡهَاجًا: ن ھ ج۔۔طریقۂ کار۔ Methodology۔واضح اور روشن راستہ۔

شِرۡعَةً : وہ راستہ جس سے جانور پانی پینے جاتے ہیں۔اسی سے لفظ شریعت ہے۔وہ راستہ جو دونوں جہان کی نجات کی طرف رہنمائی کرتا ہو۔ نجاتِ دارین کا راستہ۔

وہ عقائد اور کلیات جن سے کامیابی ملے۔اللہ کے احکام تمام کتابوں میں ایک جیسے تھے۔ہمیشہ سے ایک ہی پیغام دیا گیا۔ اللہ ہمیشہ سے ایک ہے اور یہی حکم ہر کتاب نے اور ہر نبی نے دیا۔ آدمؑ کا قصّہ، جنت دوزخ، غرض ہر بات وہی ہے۔

فرق صرف وہی تھا کہ حالات کے مطابق احکام آئے۔مثال آدمؑ کے زمانے میں شروع میں بھائی بہن کی شادی جائز تھی۔

مثال جیسے ہم بچے کو شروع میں کم خوراک دیتے ہیں۔ پھر زیادہ۔ تو حالات کے مطابق کچھ تبدیلیاں ہوئیں۔

پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک مکمل دین دے دیا گیا۔ مثال جیسے ڈاکٹر مریض کی حالت کے مطابق دوائی دیتا ہے تو جیسے حالات تھے جیسے لوگ تھے ویسی شریعت اُن کو دے دی گئی۔ جیسے جیسے انسان کی ڈویلپمنٹ ہوتی گئی ویسے ہی احکام ملتے گئے۔

ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ آخر میں اللہ نے یہ شرط رَکھ دی کہ اللہ کے نبیؐ کی پیروی کی جائے۔ اس میں قوموں کے لئے آزمائش تھی۔ اسی میں سزا اور جزا تھی۔ کون اللہ کا غلام ہے اور کون رسوم و رواج کا؟

موسیٰؑ نے فرعون کے خلاف آواز اُٹھائی کیونکہ وہ اُس وقت کی ضرورت تھی۔ موسیٰؑ ایک سیاسی لیڈر کے طور پر سامنے آئے۔

عیسیٰؑ کی زندگی سے کوئی سیاسی رنگ نظر نہیں آتا۔ وہ ایک رہنما کے طور پر نظر آتے ہیں۔ نیکی کی تلقین کرتے ہوئے، اچھائی کا پیغام دیتے ہوئے۔

پھر اللہ کے نبیؐ کا دَور آتا ہے۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کا خوبصورت امتزاج (Combination) ۔ ذاتی اور اخلاقی طور پر بھی بہترین انسان بنو اور معاشرتی اور حکومتی سطح پر بھی۔ مسلمان دوسری قوموں کی رہنمائی کریں۔ لیڈر بنیں۔

اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی قوم بنا دیتا۔ لیکن اللہ تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تم نیکیاں کرو۔ آج کئی جماعتیں مختلف طریقے سے اسلام پر کام کر رہی ہیں۔ کسی پر تنقید نہ کریں۔ جب تک کوئی اسلام کے خلاف عقائد نہیں دے رہا۔ تعصب میں نہ پڑیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ دین کے کام میں ایک دوسرے کو سپورٹ دیں۔

" فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ "نیکیوں کی طرف دوڑ دوڑ کر آؤ۔ دین والوں پر تنقید نہ کریں۔

یہ اجتماعی غیبت ہے۔ دوسروں کو بیٹھ کر .Discuss نہ کریں۔ خود نیکیاں کریں اور دوسروں کو ترغیب دِلائیں۔ اپنے مسلمان بہن بھائیوں کے خیر خواہ بنیں۔ دوسروں پر فتوے نہ دیں۔

وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ﴿49﴾

آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجیے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجیے اور ان سے ہوشیار رہیئے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں، اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے اور اکثر لوگ نافرمان ہی ہوتے ہیں۔ (49)

بَيْنَهُمْ سے خاص مُراد یہودِ مدینہ اور ویسے یہود و نصاریٰ مُراد ہیں۔ اللہ کے نبیؐ کو حکم دیا جارہا ہے۔

آیت دُہرائی جارہی ہے۔

ان کی خواہشوں پر مت چلیں۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ شروع میں مذہبی آزادی دی گئی تھی کہ یہود اپنی عدالت سے فیصلے کروالیں۔ یعنی اپنی کتاب کے مطابق۔ لیکن جب اسلام کا غلبہ ہوگیا تو پھر حکم دیا گیا کہ صرف اسلامی حکومت ہی فیصلے کرے اور قرآن کے مطابق فیصلے ہونگے۔

خواہشات سب انسانوں کے اندر ہوتی ہیں۔ کھانا پینا، اچھے کپڑے، اچھا گھر۔

ایک مومن کی خواہشات اللہ کے حکم کے تابع ہوتی ہیں۔ وہ ہدایت پر رہتے ہوئے نیک خواہشات کرتا ہے۔ جہاں اُس کی خواہش اللہ کے حکم کے مطابق نہیں ہوتی وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

کافر کی خواہشات ہر طرح کی ہوتی ہیں۔ جائز، ناجائز، حلال اور حرام کوئی فرق نہیں۔

"۔ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں،

۔۔"یعنی ان کے فتنوں سے بچ کر رہیں۔ اَب کچھ لوگ اگر مغربی ملکوں میں رہتے ہیں تو کیا کریں؟

وہیں رہیں لیکن فتنوں سے بچ کر رہیں۔ ہوشیار رہیں۔ قرآن سے جُڑ کر رہیں۔ اگر لگتا ہے کہ آپ غلط راستے پر جاسکتے ہیں تو پھر ایسے ماحول سے نکل جائیں۔

"۔۔اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو یقین کریں کہ۔۔"اگر یہ اللہ اور رسولؐ کے حکم کو نہ مانیں تو آپ کا کام بس ان تک پیغام پہنچادیناہے۔ اور پھر جو اللہ کی حدود سے نکلے گا تو پھر ان کو سزا ملے گی۔

"۔اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے اور اکثر لوگ نافرمان ہی ہوتے ہیں۔۔۔"

اپنا محاسبہ کریں؟ مجھے اپنے کسی گناہ کی سزا تو نہیں مل رہی؟

مسلم اُمّت کا جائزہ لیں؟

کیا ہمیں سزا مل رہی ہے یا ہمارا امتحان اور آزمائش ہے؟

اتنی ہدایت اور نور والی کتابیں اُتریں۔ انبیاؑ بھیجے گئے لیکن پھر بھی لوگ نافرمان ہی نکلتے ہیں۔ بہت دَرد بھرا جملہ ہے کہ۔ کہ لوگ اللہ کی پھر بھی نافرمانی کرتے ہیں۔

اسلام کا متضاد لفظ جاہلیت ہے۔

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿50﴾

کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟۔ (50)

جب تک اسلام نہیں آیا تھا تو وہ جاہلیت کا دور تھا۔ ہم میں سے بعض لوگ جو پہلے دین اسلام کو نہیں سمجھتے تھے اب قرآن وسنّت سے جڑے ہیں۔ اُن کا پہلا دَور غفلت والا اور جاہلیت والا تھا۔ کفر نہیں بلکہ ہدایت سے دُور۔ یعنی اُس دور کے بگڑے ہوئے یہود و نصاریٰ۔ نبی اور قرآن آ گیا تو پھر بھی حسد اور بغض سے بھرے ہوئے۔

اللہ کا حکم آ گیا۔ اب کوئی مانے یا نہ مانے۔ اللہ کو کسی کی ضرورت نہیں۔ جو اللہ کے بتائے ہوئے دین پر چلے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ اللہ کا حکم ہی بہترین ہے۔

اب وہی لوگ مانیں گے جو ہدایت چاہتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی پکڑ ہے۔ کہ اب حکم آ گیا کیا قران نہیں پڑھنا چاہتے؟ کیا روزے نہیں رکھنا چاہتے؟ کیا اللہ کی نافرمانی کرنا چاہتے ہو؟

یہودیوں کے چند بڑے بڑے رئیسوں اور عالموں نے آپس میں ایک میٹنگ کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لیں تو تمام یہود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کر لیں گے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کیلئے تیار ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اتنا کیجئے کہ ہم میں اور ہماری قوم میں ایک جھگڑا ہے، اس کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا اور اسی پر یہ آیتیں اتریں۔

اصل میں اندر سے سازش تھی کہ یہ تو ایک انسان ہی ہے۔ ہم اِس کو باتوں میں لگا لیں گے لیکن اللہ نے اپنے نبیؐ کی مدد کر دی اور یہ آیات نازل کر دیں۔ مثال آج کے دور کا اگر کوئی صدر کہے کہ ہم سب

مسلمان ہو جائیں گے اگر آپ ہماری فلاں بات مان لیں۔۔ غیر مسلموں کی باتوں میں آ کر اللہ کو ناراض نہ کریں۔

عمل کی بات۔؛

لوگوں کو خوش کرنے کی بجائے اللہ کو راضی کریں۔

جاہلیت کے طریقوں کو چھوڑ دیں۔ اسلام میں آئیں۔

نیکی کے کام کریں۔ مواقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

اللہ کے احکام کی پابندی کرنی ہے۔

رَبّ کا پیغام لیکچرز نورالقرآن ویب سائٹ سے سُنیں۔

WWW.NURULQURAN.COM